REGISTERED NO. A.785



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بطور تصدیق [illegible] رعایت کی جاتی ہے [illegible] قیمت پیشگی ہوگی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] نہیں بھیجا جاتا [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور وہ [illegible] خدمت ملک کر رہا ہے [illegible] ناظرین دریافت نہیں کر سکتے [illegible] نئے مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین [illegible] اودھ پنچ ہیں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ آپ [illegible] آپ کے خوب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں [illegible] بلکہ آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] فرمائش کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر [illegible] قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت بھیجیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ جاری کرا لیں [illegible] غریب یا نادار ہیں [illegible] واسطہ فائدہ [illegible]

(۶) [illegible] صاحب [illegible] روانہ کرتے ہیں [illegible] ہو جاتا ہے لیکن [illegible] خط میں پانچ یا [illegible] منیجر کے نام ضرور [illegible] پرچہ کو گم ہونے کی علت ہے [illegible] اس عادت کا علاج [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] مقصود نہیں ہے [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاع [illegible] ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) [illegible] اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible] کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے [illegible] ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۱

مضامین

۵ و ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء

پریشانی

شاعر کا دل الجھی ہوئی زلفوں سے گھبراتا تھا۔ اب نہ گھبرائے گا۔ ابھی جب مشرق کی جبینِ پر ایک بال بھی نمودار ہو الجھ گئی کیا چیز؟ وہ جو رقیبوں سے مونچھوں پر تاؤ دے کے کہتے تھے

دماغِ عشق خداوری بہاء زلف پرش

کہ ایں معاملہ با خاطر پریشاں نیست

رفتہ رفتہ خود مونچھوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ آہ بالوں کی بے بسی دیکھیے کیا رنگ لاتی ہے زمانہ ان کا دشمن ہو گیا عورتوں کے ہاتھ میں قینچی ہے مردوں کے ہاتھ میں استرا۔ فیشن اور مجلس کی صدا زنانے سے بھی آتی ہے مردانے سے بھی۔ ایسی حالت میں اگر متمدن ممالک کا دل پریشان نہ ہوتا تو ہم سمجھتے کہ انھیں بہبود خیال اصلاح نہیں۔ جرمنی میں عورتوں نے بالوں پر رحم کیا مگر وہاں بریسٹل کی آدھی جان ہے۔ پیرس میں بالوں کے متعلق اختلافات ہے یکسوئی نہیں ہوتی اتنی سر منڈیاں وہاں نہیں نظر آتیں جتنی لندن میں ہیں۔ سنتے ہیں وہاں ایک کمیٹی اس امر پر غور کرنے کے لیے مرتب ہوئی کہ آیا گیسو بریدہ کی خوبصورتی کا چرچا ہو یا نہیں لارڈ ... اس جلسہ پریشاں کے میر فرش ہو۔ تو میر مجلس منتخب ہوئے جب رائے لی گئی تو ایک اور تین کی نسبت سے نسائیت پریشان ہوئی کے فتح پائی گویا ایک ثلث آبادی گیسو بریدگی پسند کرتی ہے اور دو ثلث الجھاؤں سنگھ گھر میں ابھی تک مرتبہ ...

پوس آف کامنس ابھی اس اہتمام میں بھی

افسانۂ زلف کا طوفان ہے ممبروں کی پریشانی کچھ ذرہ بے کسی کے خیالات ملے ہیں اور کسی کے تشفیر سے بعض زلف زدہ اس وسوسے میں بیٹھے ہیں کہ ہائے کیا ہو گا؟ سانپ کنیچوا ہو گیا۔ معشوق کا سر اور چھپا ہوا گیسو! اے رجال شعرائے ہند انکی پریشانی قابلِ رحم ہے۔ شاعری کا مرد کہہ گیا گیسو سے دراز کی کہانی ختم۔ سودے کا خلاصہ دل سے اڑ گیا۔ گھٹا غائب ہو گئی۔

اے خواجہ آتش تم کہاں ہو تمہاری وہ خواہش اب پوری نہیں ہو سکتی ہے

دے دیا یجیے سودائی تھا الجھیں گیا

سو بیٹھے کو جو کبھی زلف پریشاں مانگے

پوری کیونکر ہو! جنگلی میں آنے والی چٹیا ہی نہیں۔ گٹھی ہوئی بن بخش ناگن ٹی چاہیے سو بیچے گنجی میں تیل نہیں فرانسیسی موجود ہے۔

ڈیلی نیوز کا نامہ نگار خبر کی مینڈھیاں پھیلا کر لکھتا ہے کہ روایت والوں میں اتفاق نہیں خیالات میں ناگن کی آئی ہے ایک حصہ کہتا ہے

کہ اپنے ڈیل کی آراستگی کا حق ہر ایک فرد کو ہے پارلیمنٹ کو کوئی مشابہ نہیں۔ دوسری ٹکڑی یہ سر ٹکراتی ہے کہ وہ مردانے نقلیں کی قصداں عورتیں ہیں ان کے نازک ہونٹ بالوں کی کھونٹیوں سے رگڑ کھاتے تھے اسلیے ہم نے داڑھی مونچھیں کھیتی اسطرح اجاڑی کہ نشانہ رہا۔ یہ داڑھی مونچھ گیسوؤں کا فدیہ تھی آخر وہ ہماری حرص میں کیوں دیوانی ہیں۔ ہم نے انکی خاطر سے مادہ روئی تبول کی آزتیا اسلیے کہ وہ عورتیں جائیں اگر ہمیں مردانی وضع کا ذوق شوق ہوتا تو کیوں مخنثی شکل اختیار کرتے۔ اگر انھیں مردانی وضع پسند ہے تو ہمارے گال کیوں کوستا ہوا ہے ؎

داڑھی منڈواؤ میں بازآئی صدا کے تو ہے

غرض ہر طرف کی تیل و قال گرم ہے۔ بادشیم سرگرانی مسٹیشاب لیڈی صاحب جو جا رہی ہیں گر گزرتا ہیں کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں نہ پارلیمنٹ کچھ بنا سکتی ہے نہ ڈیلی نیوز صاحب کچھ کر سکتے ہیں ڈیلی نیوز صاحب فرماتے ہیں کہ ماں باپ میاں وہ کا بھی ناز سا اپنی پیاری بیٹی بی بی سین داری کی وضع قطع دیکھ کے دہشت میں مبتلا ہوجاتا ہے خصوصاً ان بڑی بی کو فرق مبارک دیکھ کے ترحم ہونے لگتی ہے جنکی چندیا اور گدی کی کھیتی بال جوڑے کا گھڑا چپ تیا ہے ہم کیونکر کہیں کہ گھٹی ہوئی چندیا دیکھ کے روحانیت میں ہیجان پیدا ہوتا ممکن ہے۔ انشرمنت نازک اتنی شہزوری پر آمادہ ہو گئی ہے کہ بس ہی نہیں چلتا۔ ڈیلی نیوز صاحب کی پریشانی کی شاید کچھ زیادہ چڑھی آپ فرماتے ہیں کہ ان پارلیمنٹ کے بزدل ممبروں سے کوئی پوچھے تم کس کھیت کی مولی اور ملس کیاری کے تھبوے ہو۔ عورتوں کے متعلق اصلاحات پیش کرنے پر تو ہر وقت آستینیں چڑھائے آمادہ رہتے ہو مگر کیوں چپ ہے تم ان نازک دھان پان تتلیوں سے انکی بے ڈھنگی وضع قطع دل کو پسند نہیں پھر بھی نکتہ چینی کرتے وقت نقوہ مارا جاتا ہے ان

نوٹس

حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ ۵ ۱۸۸۲ء

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر ضلع کھیری مقام لکھیم پور

درخواست نمبر ... ۱۹۲۱ء

مقدمہ قرار دیے جانے دیوالیہ مسماۃ کلثوم بیوہ جگن ناتھ ساکن ... و مسماۃ ... مسماۃ منڈلائی بیوہ ... اقوام کوری ساکن ... پرگنہ ... تحصیل ... بنام

چھوٹو ... وغیرہ

ہرگاہ مسماۃ کلثوم ... مسماۃ منڈلائی نے ذریعہ عرضی مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۱ء درخواست کی ہے کہ حسب منشا ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ ۱۹۲۰ء دیوالیہ قرار پاوے۔ عدالت ہذا نے اس کی سماعت کے لیے تاریخ ... مقرر کی ہے اگر کسی کو عذر ہو تو تاریخ مقررہ حاضر عدالت ہو کر عذر پیش کرے۔

تحریر ... المرقوم ... اگست ۱۹۲۱ء

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

دنگار، اودھ ... اور پامال رنگ سے انکے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ ... محمد ... تاجر کاغذ ... باغ لکھنؤ ہیں۔

سچ ہے جو مطلب کے وقت گھوڑی نے پی پی
پی پی پی پی کر کے دولتی جھاڑدی تو سہری
کے نیچے زمین ناچتی پڑے گی۔ ہائے پریشانی
وائے پریشانی۔

یارو پریشانی کی بھی ایک حد ہوتی ہے مگر
بورسے اس پریشانی شیطان کی عمر سے زیادہ
دراز نظر آتی ہے کیا مسئلہ کیا تعلیم بلکہ تھی
تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم
اب مسئلہ نہیں ہے گریز کرتی
اور سچ کا سائنس کی بحث
سادہ انسانیت سوز کھونے کے
ذرہ برابر تشکیل بن کے کو رہ
جاتی ہیں۔ کارخانہ قدرت کے
کسی ڈاکٹر نے قدرت کی کمزوری
یا نقص صنعت سے فائدہ اٹھایا
اور اس عورت کو صاحب
بہادر بنا دیا جسے فطرت نے
نسائیت کر دی تھی یا تذکیر
تانیث میں مذہب رکھا تھا
سکتے ہے۔

اگرچہ درحقیقت انسپکٹر تعلیم کے
نیچر کے نیوٹرل رہنے کے بعد
کسی حکیم نے گلٹیاں بدل
بدل کے چاہے تمام سے
اور حوصلے سے تو ارسے کا
کام لیا۔ یہ صنعت کی ترقی
ہے اور ہمدردان طبقہ
نسواں کے کام کی چیز ہے
کیا معنی کہ جس عورت کو اپنی
مرضی کے مطابق شوہر نہ ملا ہو

ان کے آنسو نہیں گے اور جیب کے جائیں گے ورنہ
ذرہ برابر ہوجانے کے بعد بھی سابق زوجہ اور حال شوہر
سے حجت نہیں سکتے وہ کمزوری اور کمیں ہو ماں
باپ کے سب ہی بھی اطمینان حاصل کر سکتی ہیں
کہ نہیں پیوند سے دو دن ہی نہیں وہ پیوند ہی گل
سے بیکار ہو سکتا ہے۔ اس پریشانی اور دردمندی
پریشانی کی یہ بات ہے کہ کبھی بے کے تھے اور

کی مرغی انڈے دیتے دیتے بیمار ہو گئی۔ کچھ دنوں
گون مشورہ کرنے میں لگی رہی اب جو دیکھتا ہے
تو کلغی کی سمت بڑھنے لگیں دم اونچی ہونے لگی
تھوڑے دنوں کے بعد لگیں مرغیوں پکڑنے اور
مرغیوں سے کورٹ شپ کرنے۔ بتائیے یہ کیا ہوا؟
ناظرین اودھ پنچ کے سامنے تبدیل جنس کے بہت
سے مواد پیش ہو چکے ہیں اس لیے یقین کیا جاتا
ہے کہ وہ صبح اٹھتے ہی اس
تذکیر کی تلاش میں مشغول ہو جاتے
ہوں گے۔ بیشک یہ پریشانی کی
بات ہے اسے گلزار نسیم والے
تاج الملوک کے دل پر کیا گزری
ہوگی جب وہ حوض میں غوطہ
لگاتے ہی ادھر کے ادھر
گھوڑے کرنے لگے تھے۔
بہرحال ہم پرانے حکیموں کے
ایک قیاس استقرائی سے
واقف ہیں جس سے یہ بھی
واضح ہوگا وہ نہیں سو
فیصدی یہ تجربہ ٹھیک اترا ہے
آزمائش شرط ہے اگر یہ ہے کہ
ایک مہینہ لڑکے کے واسطے
مقرر ہے دوسرا لڑکی کے لیے۔
حمل مستقر ہوجانے کے بعد جب
نویں مہینے بچہ پیدا ہو تو دیکھو
کہ وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ اگر
لڑکی ہوئی تو سمجھ لو کہ اس سے
ایک مہینہ پیشتر یا اس کے
ایک مہینہ بعد والا مہینہ تھا
پھر حساب لگا کے آئندہ اس



یہ تعین ہے
کہ مذہب اور قومیت کا کم ہونا نہیں ہو سکتا ہے۔

تو اپنا نسب محروم
مجبوری ....

شوہر اگر ابتدا ہی میں کے ذہنا میں گڑ جائے تو
اسے ضرورت کا حق اور بیچ کی بود و باش کرنے کی
نہیں۔ جھٹ سے گلٹیاں بدلا کے بی بی سے
شوہر بن جائے۔ اگر کمیٹی کے اختیار سے
خدا نے لڑکا پیدا کیا ہے تو شوہر صاحب باری

نیز گلٹیاں بدلوا کے بی بی مسٹر اظہر لال ہو
جاتی ہیں شب کو سونے کی نیت سے لیٹیں
ضرورت نہیں صبح کو اٹھیں تو سایہ گھنگھور لمبا جامہ
ساری پھینک کے پتلون پہننے لگیں۔
ایک ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ

مہینہ میں جو مادہ کے لیے مقرر ہے کوئی ایسی بڑی
حرکت نہ کرو جس سے پیٹ رہ جائے اور گھر میں مادہ
کی افراط ہو جائے۔
مثلاً کسی کے یہاں پہلی مرتبہ اکتوبر میں صاحبزادی
تولد ہوئیں تو لامحالہ صاحبزادی نے فروری کے

پہننے میں قدم بڑھا یا تھا۔ اگر فروری کے بجائے جنوری یا مارچ میں غمزہ بڑی ہوتی تو ضرور فرز[illegible] بہم ہوتا۔

یورپ میں عورتیں مرد بننے پر زیادہ مائل ہیں۔ مردوں کو چنداں عورت ہو جانے کا شوق نہیں۔ لیکن ابھی یورپ ہماری ترکیب آزما دیکھیں اور اصلاح! اتنے مرد بنا ڈالیں کہ پھر مردوں کو تناسب پورا کرنے کے لئے گڑیاں ہو ا کے ذریعہ جنے اور دودھ پلانے پر مجبور ہونا پڑے اور یوں اسباب پریشانی خاطر کا خاتمہ ہو جائے۔

آج ہم اپنی پریشانی خاطر ان سے
کہنے جاتے ہیں جو دیکھیے کیا کہتے ہیں

ہندی ندیم

مکمل سیرت نبوی صرف ۲ ر میں

اردو کہنا ہے تو لکھنؤ کے مشہور شاعر غلام الحسنین کا سیلاب نمبر ملاحظہ فرمائیے جو ہندوستان کے اکثر مشہور ... علما ... خیال ... ہے اور جس میں ہر مذاق کے ... سیرت نبوی کے متعلق موجود ہیں اور ... بلحاظ ... عاشق رسول ہے۔

گھر بیٹھے تبلیغ

اگر آپ گھر بیٹھے تبلیغ کا اجر حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ... پسند کرتے ہیں کہ ... واقف لوگ ... کی دولت ... واقف ہو جائیں ... تو ... آج ہی ... خدمت ... تقسیم ... کی قیمت ... تقسیم ... ہے۔

تین صفحے کے اشتہار باقی ہیں

اس خاص نمبر کے ... صرف تین صفحہ اشتہارات کے ... اپنے اشتہار کی ... جگہ حاصل کیجیے۔

سب سے کم نرخ اشتہارات

... اس نمبر ... اشتہارات ... ۳۰ ... فی صفحہ ... ہے اور ... مکاتبت کیجیے۔ — منیجر غلام الحسنین لکھنؤ

مرزا چغتائی بی اے بنام غلام الحسنین

بخدمت غلام الحسنین۔

عزیزم۔ آپ نے ۱۱ر اگست کے پنچ میں ازبیر ساقہ بہت زیادتی کی ہے۔ آپ کا نہ معلوم کیا خیال ہے۔ آپ نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم یورپ کی بے ننگی اور عشرت و آوارگی کے دلدادہ ہیں اور یہ ہماری ایپل ہیں اور وہ جنہیں۔ ذرا خدا سے ڈرو اور اس سلسلہ کو بند کرو۔ بخدا ہم سوائے اُس کے اور کچھ نہیں چاہتے جو ہم کو خدا نے دیا ہے لیکن ساتھ ہی ہم ازم اور علوم کے صحبت سے بھی علیحدہ رہنا چاہتے ہیں اور ہم کسی فقیہ یا مفسر کی جدت طرازی کے آگے کلام اللہ کو طاق نسیان پر رکھنے کو تیار نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے خود قرآن میں موجود ہے کل فی کتاب مبین یعنی سب موجود ہے کھلی کتاب میں اور اسی وجہ سے ہم کسی مفسر یا

جدت یا خارج کی ان توانیوں کو ہرگز نہیں مانیں گے اور ہم کو اگر کسی مسئلہ کے بارہ میں شک ہوگا تو فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کرکے خود اپنے ہی سے مشورہ کر لینگے۔ ہم کو اس سے مطلب نہیں کہ دیوبند والے کیا کہتے ہیں اور فرنگی محل کا کیا حکم ہے۔ موجودہ زمانہ کے محدثین و مفسرین و علما جب تک فلسفۂ مذہب و منطق اور [illegible] (Jurisprudence) یعنی علم القوانین میں ہم سے درس نہ لیں گے ہم ان کو محض نقل کتب خیال کرینگے اور کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور مذہب ہے کہ بغیر علم قرآن خدا کا شناخت ہے جیسا ہم کو خود سراغ کرنا پڑتی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ دیوبند سے بہتر علمیات کی تعلیم علیگڑھ میں ہوتی ہے اور مذہب سے مستقبل کی بابت دیوبند اور فرنگی کو ہے اتنا ہی ہم کو اس سے تقرب حاصل ہے اور ہم کو اس پر فخر ہے۔ مستقبل علما ہیں وہ سب ہمارے مقلد ہیں اور وہ اصل امامت کا صدر علیگڑھ ہے۔ کل کی بات ہے کہ ہم نے ترکی ٹوپی پہنی اور انگریزی کی طرح کی اور مولویوں کی پٹی ہوٹ پہنا یا مگر انھوں نے اسکو کفر بتایا یورپ کی کورانہ تقلید کیا اور ترکی ٹوپی پہن کر نماز

اجلاس مسٹر جج صاحب بہادر رئیل ضلع گونڈہ

مقدمہ نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۳۰ء

چھوٹے لال ولد امیر لال برہمن ساکن ... پرگنہ
مدعی ... دیوالیہ
بنام
سردار محمد امیر علی خاں وغیرہ — مدعا علیہ
پرگنہ ... چھوٹے لال ... وغیرہ — مدعا علیہ

... مقدمہ ہذا تاریخ ... بروئے ... دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور جملہ ... کے واسطے میعاد ... گئی ہے اسکو چاہیے کہ اندر میعاد درخواست بریت پیش کرے۔

دستخط حاکم بحکم انگریزی

تاریخ راجگان ہند

وقائع راجستھان

ہوم بک ایجنسی نے ملک کی خدمت ایک عظیم الشان ... کی ... نظر انداز اور فراموش کیا جاتا ہے تب بھی ہوم بک ایجنسی کا اور ... کرنل ٹاڈ کا ... تاریخ راجگان ہند کا ترجمہ شائع کرنا ایک ناقابل انکار کارنامہ ہے جو ہوم بک ایجنسی اپنے ... بیانات ... اشاعت سے سبکدوش ہو چکی اب ارباب ذوق کا فرض تھا کہ اس کی پذیرائی کریں ... کرنل ٹاڈ نے ... راجستھان ... کے پاس ... ہاتھ ... سے ... صرف تھوڑی سی ... اور پانی ... شاید ... کوئی ... کتب خانہ راجستھان سے خالی ہے۔ اگر حقیقتاً ... آپ نے ہندوستان کے جنگ آزما ... خصوصاً قوم راجپوت اور اس کی خاندان کی مستند تاریخ نہیں دیکھی ہے اور اگر ... آپ صرف کرنل ٹاڈ اور دیگر مورخین کی غلط بیانیوں سے بچے ہوئے ہیں اگر آپ ہندوستان کے ابتدائی رسوم اور روایات کا صحیح طور رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی راجستھان طلب فرمائیے اگر آپ کا ذوق راجستھان کے مطالعہ کے بعد بھی ... تو ... صرف ... روپیہ ...

منیجر ہوم بک ایجنسی لکھنؤ

بڑھنا گناہ بتایا لیکن آج وہ راضی ہیں اور مانتے ہیں کہ ہم صحیح تھے۔ یہی حال پردہ کا ہے اور ہمارے مولوی لوگ ہماری خود تقلید کریں گے۔ لڑکیوں کو پڑھانے کے بارہ میں ہم نے ان سے سوال کر کے کیا حل پایا؟ پردہ کے بارہ میں سوال کر کے اُسے رکھیں۔ ہمارے ہاتھ میں یہ لوگ اسلحہ ہیں کہ جو ہم کہیں گے اسکو وہ خود کریں گے۔ افسوس کہ میں مولانا پیچ کی بیز پر بحث نہیں کر سکتا کیونکہ جو شخص تحقیقات کرتا ہے وہ بحث میں ناکام رہتا ہے جب تک کہ اسکی پوری تحقیقات ناظرین کے سامنے نہ آ جائے۔ لہٰذا آپ کے تمام جوابات اور تمام اعتراضات کا جواب میرے پاس میری کتاب ہے جو انشاء اللہ اگلے مہینے کے اختتام تک شائع ہو جائے گی اور جسکی پہلی کاپی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی۔ لہٰذا میں عارضی طور سے شکست تسلیم کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ مراسلات کا سلسلہ بند کیجیے اور کرم کیجیے۔

آپ فرماتی ہیں کہ عورت کا مرد نگہبان ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مگر ذرا غور سے دیکھیے تو عورت بھی مرد کی نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے چال چلن کی بہترین نگہبان ہے۔ واقعہ یوں ہے مرد قدرتاً ایک حد تک بیباک ہے اور اس پردہ نے اسکو اور بھی بیباک کر دیا ہے اور وہ خوب آزادی کے گیت گاتا پھرتا ہے۔ دراصل عورت کی آزادی مرد کی قید ہے۔ اگر آج ان تعلقہ داروں کی بی بیاں پردہ سے باہر نکل آئیں جو کہ میں گھر سے اُڑاتے ہیں اور جنکے قصے قصہ کوٹھوں میں زنان کے گلے میں ایک ایسی گھنٹی پڑ جائے کہ جس کی آواز سن کر تمام جوہے بھاگ جائیں۔ اور سارا تعلقدار صاحب کو رنڈی بازی چھوڑنا پڑے اور بابو جی کو بھی چھوڑنا پڑے۔ قصہ مختصر وہ عورت اپنے شوہر کی اور اسکے بچوں کی نگہبان ہے۔" (بخاری)

اس طرح اگر پردہ اٹھ جائے تو دوسری طرف حسب ذیل معاملہ پیش ہوا۔

"خنساء دختر خذام انصاریہ روایت کرتی ہیں کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا میں نے رسول اللہ سے یہ ذکر کیا آپ نے میرا نکاح فسخ کرا دیا۔" (بخاری)

ایک طرف تو ہم محروم ہیں اپنے حق سے کہ جس سے شادی کرنا چاہیں اُس کو دیکھ نہیں سکتے اور دوسری طرف عورتیں مجبور ہیں کہ بغیر باہر نکلے کیسے اپنی جان چھڑائیں۔ غرض یہ پردہ قطعی واہیات ہے۔ ہم قطعی بے پردگی کے خلاف ہیں اور صرف اتنا چاہتے ہیں کہ عورتیں اپنی ضروریات کے ساتھ چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھیں لڑکوں سے پردہ قطعی نہ کریں۔ اپنا پرانا شعار یعنی مسلمان کی خاطر وضع اختیار کریں۔ نہ کہ قیدی کی طرح اُسکو ڈیوڑھی پر بٹھا رکھیں جو کبھی اسلام میں نہیں تھا بلکہ ایسا ہو جیسا کہ ذیل کی حدیث سے ظاہر ہے:-

رسول اللہ نے ایک دوست کو اپنے گھر میں لیے اور بی بی عائشہؓ سے کہا کہ ہم کو کھانے کو دو۔ انہوں نے لا کر کچھ چیز رکھ دی۔ آپ نے پھر بلایا کہ کچھ اور لاؤ آپ نے پھر کوئی چیز لا کر دی اسی طرح بار بار مختلف کھانے اور پینے کی چیزیں وہ رکھتی جاتی تھیں۔ چونکہ حدیث بہت طویل ہے اس وجہ سے میں نے اس کا اصل مطلب پیش کر دیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو پھر پوری حدیث پیش کی جائے اس موقعہ پر اگر کوئی خیال کرے کہ بی بی عائشہؓ نے اسلامی پردہ نہیں کیا تو وہ غلط ہے۔ دراصل ہاتھ منہ کھلنا بے پردگی ہرگز نہیں ہے اور اسکو آپ خود تسلیم کرتی ہیں کہ ضرورت کے وقت جائز ہے اب آپ کی ضرورت کی فہرست الگ ہے اور ہماری ضروریات کی فہرست الگ۔

رسول اللہ کی گھر والیوں نے اپنا منہ اور چہرہ کبھی فضول نہیں چھپایا اور یہی ہم چاہتے ہیں اور اس سے زیادہ اگر چاہتے ہوں تو ہم کو خدا بچائے۔ اگر آپ نے اور دوسرے مولویوں نے ہماری بات نہ مانی تو اندیشہ ہے کہ بے پردگی کی بے ڈھنگی عام ہو جائے گی۔

آپ کو میں کیسے یقین دلاؤں کہ یہ موجودہ پردہ ظالموں کی کارروائی ہے۔ آپ کو اور آپ کے ہم نواؤں کو پسند ہے کہ مسلمان اس سنت پر عمل کریں کہ بچوں سے بڈھوں کی شادی ہو اور ہماری بیاہی ضرورتیں رہ جائیں اور ہم کو یہ سنت پسند ہے کہ ہم جس لڑکی سے شادی کریں اس سے مل لیں اور اس کو دیکھ بھال لیں جیسے نقشہ ختم ہوا۔ نہ ہم آپ کو روکیں اور نہ آپ ہم کو۔

ہماری تیاریاں کافی ہو چکی ہیں ایک کتاب نہیں بلکہ بہت سی کتابیں شائع ہوں گی اور انشاء اللہ اس پردہ اور دورویہ کے خیال کے لیے ایک مستقل ہفتہ وار اردو اخبار بہت جلد نکلے گا جسکے تین کالم آپ کے قلم کا نمونہ کے لیے انشاء اللہ وقف کر دیے جائیں گے۔ مگر فی الحال آپ اس جھگڑے کو ختم کر دیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ اس خط کو پڑھ کر ردی کی ٹوکری میں پھاڑ کر ڈال دیجیے اور مراسلات کو ختم کیجیے تو بڑی عنایت ہو۔

فقط نیازکیش
حلیم بیگ

پردہ نشین بنام مرزا چغتائی بی اے

(آخری خط۔ لیپ کا مصرعہ)

مرزا۔ کہاں تک لکھوں بہت لکھ چکی۔ اب جو کچھ لکھنا ہے وہ تمہاری اڑکی کتاب دیکھ کے لکھوں گی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں لکھتی ہوں اودھ پنچ



لارڈ ارون:- ترڈو - ترڈو فکر فکر۔

مسٹر پنچ:- کچھ پروا نہیں۔ میرے دوست تم چاہو تو اسی باگ سے منہ زوری کا خاتمہ ہو جائے بشرطیکہ تم کم سوار نہ ہو۔

ہیں۔ اودھ پنچ کو کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں
وہ تو قرات کے ساتھ تمام دنیا کی اخلاقی اصلاح
کا فرض ادا کرتا ہے۔ زیادہ کمال اشتعال انگیز
ممکن ہے کہ وہ دوسرے مذہب والوں کے واسطے
بلسبب ہو۔ (وہ بھی عام معرفت اور معلومات
کے محتاج ہیں آپ گھبرائیے نہیں ہمارے مزید
دوست علم کے دشمن نہیں ہیں وہ بہت
غور سے آپ کی پیاری پیاری گفتگو سنتے
ہیں "اودھ پنچ" کوئی نیا فاضلانہ فلسفہ بھی
نظم اٹھاؤں گی۔

مرزا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے خواجہ سرا والی
حدیث کا ذکر کیا ہو خیر کیا ہوگا۔ بڑھاپے میں
چتنا ٹھکانے نہیں رہتا۔ خواجہ سراؤں کے اثر
میں اگر گھر کے کام دھندے سے چھٹی مل جائے تو کیا گھر کا
یہ آفت ہی ہے۔ مگر تمہارے خط کا جواب ادھورا
رہا جاتا ہے اسلیے مختصر کہتی ہوں۔ منقولات
میں پنچ نکالنے سے بات کا رخ ہمیشہ بدل جاتا
ہے اسی لیے بحث کرنے والوں کو عالموں نے
ڈال ڈال پات پات پھرنے سے روکا ہے
ذرا مناظرے کا علم بھی سیکھ لو۔

تم کہتے ہو کہ
"اس حدیث کی رو سے نہ صرف آپ پر
ہی بلکہ منشی نصیب الدین صاحب پر بھی پردہ
کا حکم عام مخنثوں سے واجب ہو جاتا ہے" جیسی
کہتی ہوں وہ اور بھی اچھا ہوا یہ حکم تو پردے کی
تاکید اور مصلحت کی بڑی دلیل ہے۔ بھلا غور کرو
کہ یہ نگوڑے جنکی گنتی نہ مردوں میں ہے نہ عورتوں
میں کیوں قبول تمہارے شہر میں پچھلے ہوئے مفید
پیشہ کرتے ہوں گے۔ ہے نہ یہی بات!
چھوڑے چھپاک مردوں سے بچے نہ گھر ہے نہ دالان
ریوں کے گناہ کرتے اور ہوس بجھاتے ہوں گے
جیسے سماریوں میں بالکل ہے کہ نہ دانہ کی
فکر نہ گھاس کی ضرورت۔ ویسے ہی یہ موئے
خناس کہ نہ بچہ ہونے کا ڈر نہ مہر اور عدل کا کوئی
کا دھڑکا۔ اسلیے مردوں کو ان کے میل جول

سے روکا تو خوب کیا۔ واہ۔ جو شریعت گناہ کے
ڈھیلے کھانے میں اتنا اہتمام کرے کہ نگوڑے وہ
عورتوں کو جوبن دکھاتے پھرنے کی اجازت دیگی
کہ جاؤ گشت کرو اور بڑا بال تاکنے والوں
جوبن لٹاؤ۔ موئے نفس کشے خواجہ سرا معشوق کی
بیٹے جیسے بیدا انشی زنخے عورتوں کو کس پر تے
پر بیاہ کیجئے؟ اور عورتیں ان سے مل کے کیا نفع
پائینگی مگر نہیں اپنے رسول کے قربان جاؤں آپ کی
نگاہ بہت دور تک پہنچی تھی گویا آجکل کا زمانہ
اُس وقت بھی آپکے سامنے تھا۔ وہ یہ بھی جانتے
تھے کہ یہ دانشی خواجہ سراؤں کی ایک قسم ہے
بابا ہی خواجہ سرا یہ نگوڑے مردوں کے لیے
عورت ہوتے ہیں اور عورتوں کے واسطے مرد
ہو جاتے ہیں چاہے کوئی جوان بچہ عورت
انکی طرف نظر بھر کے دیکھنا گوارا نہ کرے مگر
مال دولت کے لالچ میں بڑے بڑے عقلمند پھنس
جاتے ہیں کہ دولت کی عورت کیا مال ہے۔ وہ
یہ بھی جانتے تھے کہ بہت سی تنگ بڑی مستورات
عورتیں نکاح بیاہ کی پابندی سے بھاگتی ہیں
بابا ہی خواجہ سرا اگر انکے ہاتھ لگ جائے تو وہ
ضرور پال لیں گی۔ اے ہاں نہ جوت سے جوت
بہتر ہے۔ ہیٹ وٹ رہے گا نہیں۔ مرزا قادہ
خواجہ سرا سمجھ کے بدگمانی نہ کیجئے۔
سکتی ہوں کہ ولایت میں کسی جنٹلمین
(جنٹلمین) نے اپنی بی بی پر کچہری میں نالش کی
اور پیچھے سے جج کے ہاتھ میں ایک کاغذ دیکے
دیا کہ میم صاحب نے کتنے کو مجھ پر ترجیح دی گئی
شوہری کے حق سے سرفراز ہے اور وہ شخص کے
شوہر ہے اُسپر بھی میم صاحب شرم نہیں لاتیں
ولایت والوں کی حکومت ہے اپنی دولتیں اور
اپنی قوم کو بدنامی سے بچانے کیلئے چپ چاپ بنگلے
میں مقدمہ کرتے ہیں گا ہی خاوری بھی اصلاح
ہوتی ہے کہ بجز مقدمے والوں کے اور کسی کو کانوں
کان خبر نہیں ہونے پائی۔ کچھ ہندوستان کی سی
بڑھ دھنسوں کو تو ہے نہیں کہ زبردستی دنگا کرنے کے

مقدمے بھری کچہری میں پیش ہوں آتا تھے جاتا
سنتے۔ منہ لگا جو وکیل گندے گندے سوال
کریں۔ لکھتے جج ہیں۔ چیلیں پھیں۔ زنانے مردانے
اچھا کہاں کے جائیں گر آ چلے۔ اپنا تو یہ حال ہو
جو کوئی اخبار نویس گندہ اشتہار چھاپ دیتا ہے
جھٹ دھر گیر کر لیں۔ اے ہے کیا کہتی تھی اور
کدھر چلی گئی۔ خیر تو بیچارا جج بہت پریشان ہوا
کہ اور بجز شوہر کے کوئی نہیں۔ ایک مقدمہ کر دیا
اور جج صاحب اپنا فرض نہ ادا کر سکنے کی
وجہ سے گردے تکلیف کے گئے۔ نہ بھوک تھی
نہ پیاس۔ جج صاحب کی بی بی سے آخر صبر نہ ہو سکا
اور انھوں نے پوچھا "پیارے کیا سبب ہے
تم گھٹے جاتے ہو" جج صاحب نے واقعہ بیان کیا
بی بی مسکرائیں اور مرجھا کے یوں مشورہ دیا
"اُس عورت کو کہو انکے ڈاکٹری سے کہو کا اسکا
سینہ دیکھو جو سینے پر بچے اور ناخنوں کے نشان
ہوں تو مرد کا دعوے صحیح ہے"
جج صاحب بی بی کی باشارات تو بیشک
اور ذہانت کے قائل تو ہو گئے۔ علامت موجود
تھی مناسب تنبیہ کر کے معاملہ دبا دیا مگر یہ
گتھی نہ کھلی دل میں بیٹھی کہ اس شخص کی جو وہ
ایسی عجیب بات سے کیونکر واقف ہوئی۔ ہو نہ ہو
کچھ دال میں کالا ہے۔ بھلا چور خاوند سے
کب تک اپنا بھرم چھپا سکتی ہے۔ مگر وہ اسکا رشتہ
ہے آخر بھید کھل گیا کہ شوہر سے میم آپ ہی کی
خوب ملی ہوئی تھی ع
نقش نازک بناپاک ہے بڑا خوش عجیب
پا سے طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے
اے مرزا دیکھو شریعت کی احتیاط کو اُسنے اپنی
طرف سے گناہ کی ہر طرح روک تھام کر دی آگے
انسان جانے اور اسکا کام شوقوں سے دل بہلائے
بابا ہی خواجہ سراؤں سے۔
شریع وکلاری سے روک دی ہے اور بڑا افسوس نانا
تم اپنی بُری رائے کے چلتوں بدکاریوں سے نفرت
کرنے کے در پے ہو۔ وہ خواجہ سراؤں سے عذر۔

ہنگتی ہے اور تم انچے ملاّ سے سنتے ہو بیباک چال چلو خود مردوں سے بھی بڑھ جانا کسی طرح کے روادار نہیں۔ تم عرب کے میدان جنگ میں ہو کبھی اُس کا خواب دیکھتے ہو کہ ام المومنین نے زخمیوں کو پانی بھر کے پلایا کبھی خیبر کی لڑائی اور عورتوں کی تیمار داری پر تمہاری نگاہ ہے مگر تم نہیں رکھا سکتے کہ یہ کام عورتوں نے اپنے شوہروں کی اجازت سے کیے تھے یا اپنے اختیار سے وہ نقاب ڈالے ہوئے تھیں کہ بے پردہ تھیں۔

جنگ وہ چیز ہے جس میں طرح طرح کی مجبوریاں ہوتی ہیں خدا کسی کو اُس کی سمائی سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ آخر تم کیا چاہتے ہو بھوکا کو مرنا۔ تیسرے فاقے مردہ جانور حلال ہو جاتا ہے مگر ہے وہ حرام۔ اسی طرح عورتوں پر بے جنگ سا تھا ہے مگر اپنے بچاؤ کے لیے بچے بوڑھے اور کمزور عورتیں بھی تلوار سے کام لینے پر مجبور ہیں۔ آبرو اور جان بچانا ہر شخص پر واجب ہے۔ کوئی بیکس بے بس مسلمان زخمی پڑا ہو تو وہ بوند پانی حلق میں ٹپکا دینا یا مرہم پٹی کرنا غیر عورت کے واسطے کوئی عیب نہیں پھر عورت بھی وہ جس کی ساری قوم لڑ رہی ہو۔ یہ تو انسانی فرض ہے علاوہ اسکے مرتا ہوا آدمی آشنائی کی گھات میں نہیں ہو سکتا اسے اپنی جان کی پڑی ہوتی ہے۔ جنگ کا میدان لاٹ صاحب کی دعوت نہیں ہے۔ تم کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ بیہ اتنا سلیقہ نہیں کہ شریعت کے حکم کو کس منہ سے پردے کے خلاف کتاب لکھنے کا دعوے کرتا ہے۔

انسان کی حرکتیں کسی قانون قاعدے کو بنا بگاڑ نہیں سکتیں کوئی آزاد عورت بے نقاب پھرے یا اور کے پڑھ جانے یا پڑھانے کا سبق دے تو اس سے کیا ہوتا ہے۔

آخر تم اُسی بے وقوفی پر آمادہ ہو جس کا مجھے دعویٰ تھا یعنی جیسے کسی تھی کہ تم بعض مسلمانوں کی حرکتیں تاریخ یا سیرت کی کتابوں میں دیکھ کے انھیں [illegible] [illegible] گودھنا چاہتے ہو یہ ایک بیہودہ جسارت ہے کوئی شریعت لوگوں کی حرکتوں کی ذمہ دار نہیں ہوتی۔ بھلا یہ بھی کوئی دلیل ہے دلیل ہوگی یہ:۔

(۱) جنگ احد کا ایک سپاہی گھوڑے سے گر پڑا مرتے مرتے بچا گھیں اوپر رسول اللہ دیکھ رہے تھے لہذا جنگ میں گھوڑے سے گر پڑنا سنت ہے۔

(۲) بدر کی جنگ میں عثمان پاشا مصر رہ گئے پانی نہ تھا انھوں نے ان دنیوں کا خون پیا لہذا پیو خون۔

(۳) علامہ شیخ عبدالعلیٰ کے گھر میں چوہے گھس گئے اُن کی اذیت سے شمار دہ آدمیوں کو ہلاک کر دیا لہذا ہر مسلمان قدر ہے کے واسطے لازم ہے کہ شمار دہ چوہوں کا خون معاف کیا کرے۔

(۴) تاریخ فتوح الشام میں ہے کہ ایک بہادر عرب عورت کے لشکر سے گرد پڑی اس کی چوٹی کی ڈوری ٹوٹ گئی لہذا وہ عورت مسلمان نہیں ہو سکتی جو کہ گھوڑے سے گر کے چوٹی نہ تڑوائے۔

(۵) جناب ابن سعد قتلہ اور کہ مدینے کی عورتوں نے انکے گال میں ایسی حکمت دی کہ آپ کے دانت بجنے لگے ہیں۔ اے مسلمانوں یہ عرب کی بہادر عورتیں۔ اگر تمہارے منہ میں دانت ہوں تو اپنے شوہروں کے گالوں پر آزماؤ سنت اہل اسلام ہے۔ جاؤ بھی تم کس دریغ کی دعا سرد تا ہے کوئی لکڑا کی جب نہیں ہو سکتا کہ اسی سرو تے سے بیٹھ اور شوہر کی ناک کی چھالیا کتر ڈالو۔

تمہاری دلیلیں دیکھ کے مجھے تمہاری کتاب کا جواب بہت آسان ہو گیا۔ تیرا نہ الو کوئی کس کا ایک جاہل بھی نہیں قائل کر سکتا ہے۔

ما —— —— م

ابو نصیر

اطلاع۔ معارف النقات جلد اول کو ہم نے بڑے انتظار کیے ساب ہمارا پوسٹ کی نسخہ ہوجائیں۔ منیجر

معاصرین کے مخصوص نمبر

۱۔ پیشوا دہلی کا معلی نمبر نہایت اہتمام سے شائع ہوا ہے کیم علیم نے نظم و نثر مضامین سے آراستہ ہے چشمہ و نعت خوانوں کے واسطے ایک بااعث ہے۔ خواجہ نظامی صاحب مدیر کی محنت واقعی قابلِ قدر ہے مقدس مقامات کی تصویریں بھی ہیں۔ کمی رہ گئی تو اسقدر کہ حضرت ابن مسعود کی ویرانہ چیزیں ہی نہ چھوڑیں اور مسجد میں گھوڑوں کی اگلی تصویریں نہیں ہیں۔

۲۔ عصمت دہلی۔ کا مخصوص نمبر اس رسالے کے بارے میں ہمارے خیالات ہمیشہ بہت بلند رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں۔ اس قبر کی طرح مخصوص ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مدیر نے پرچہ بھجا تو راہ میں کسی نے چرا لیا۔ دوبارہ رجسٹری کر کے بھیجا تو ہمارے دفتر سے قبل ملکہ کے ہاں سے معلوم ہوں کوئی صاحب غائب کر گئے خدا ان عصمت چوروں اور عفت خوروں سے محفوظ رکھے۔

بہر حال ہماری رائے ہے کہ اس مخصوص نمبر میں نہایت اعلیٰ مضامین ہیں شریف بہو بیٹیوں کے مطالعے کے قابل ہیں۔ تصویریں بھی ہیں۔

خادم الحرمین لکھنؤ۔ ربیع الاول کا میلاد نمبر۔ مشہور اہل قلم کے رشحات نے اس کھیتی کی آبیاری کی ہے ع

برفتگال دست و چمن بنو بہار بیکانی
تا چار بادہ نہ نوشید غنچہ لابانی

زنگی کا مفتی جس خراب کا ساقی ہو اسکے حلال ہونے میں کیا اشتباہ۔ سب سے طرہ یہ کہ مفت ہے یعنی اب کوئی مفتی بھی پی کر نگا بیچے گر پڑا۔ بڑی بات اپنی کا ہے۔ یہ نمبر مفت ملتا ہے اور سال بھر کے باقی پرچے بقیمت مشہور ملک بھر میں حضرت قتلہ اور کے مدینے کی عورت کے واسطے یہی پرچہ مخصوص ہے۔

توسیع اشاعت اردو پنچ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا گائکی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے سطور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صاف صاف ابجد کے حروف مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ